بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ ۱۶ ذو الحجہ ۱۳۸۰ ھجری

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سابق / ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ یکم احسان ۱۳۴۰ ہش ۔ یکم جون ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۱ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور اقدس کو کچھ ضعف کی شکایت رہی لیکن عام طور پر طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں اور قریبی جزیروں میں ایک اور طوفان

قطب دیا کے جزیرے میں سب سے زیادہ نقصان پہنچا

ڈھاکہ ۳۱ مئی۔ مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں اور قریبی جزیروں قطب دیا۔ رام گتی۔ ھاتیہ۔ سینڈویپ۔ کاکس بازار اور چٹاگانگ میں پھر ایک تباہ کن طوفان آیا۔ صوبے میں یہ چوتھا طوفان آیا ہے۔ لیکن گذشتہ اکتوبر اور حال کے طوفانوں کے مقابلہ میں اس سے الگ کو نسبتاً کم نقصان پہنچا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کسی جانی نقصان کی خبر نہیں دی گئی ــ ڈھاکہ سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق سب سے زیادہ تباہی قطب دیا کے جزیرے میں پھیلی ہے۔ جہاں اسی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفان آیا۔ اور پانی کا ریلا ۸ فٹ بلند تھا۔ متاثرہ علاقوں سے لوگوں کو نکالنے کا کام پہلے ہی مکمل کر لیا گیا تھا۔ کیونکہ محکمہ موسمیات نے طوفان کی آمد سے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا جس کے بعد حکام اور رضاکاروں سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ طوفان کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے ہی سے تیار ہو جائیں۔

اے پی پی کی اطلاع کے مطابق طوفان نو بجے صبح چٹاگانگ میں شروع ہوا اور دوپہر تک جاری رہا۔ ہوا کی رفتار چالیس سے پچاس میل فی گھنٹہ تک بھی پہنچ جاتی تھی۔ پانی کا ریلا فوجدار ہاٹ کے ساحلی علاقے پر سے گذر گیا ڈاک۔ اور تار کا لاسلکی کا شعبہ ایک فٹ پانی میں ڈوب گیا۔ پتھر گھاٹ کے نشیبی حصوں میں بھی دریائے کرنا فلی کا پانی داخل ہو گیا ہے اور بہت سے کنبوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے شام تک شہر پر بادل گھرے رہے اور ہلکی بارش ہوتی رہی۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق طوفان چٹاگانگ کے مغربی حصہ سے ہوتا ہوا ضلع نواکھالی کے جنوبی سب ڈویژن کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن فینی پہنچتے پہنچتے اس کی رفتار پچاس میل فی گھنٹہ رہ گئی۔ نواکھالی کے ڈپٹی کمشنر نے ٹیلیفون پر بتایا کہ اگر طوفان یہیں رہا تو نقصان اندازے سے کم ہوگا؛

— جدہ ۳۱ مئی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب حج کے موقعہ پر حجاز آئے تھے انہوں نے یہاں شاہ سعود اور وزیر خزانہ شہزادہ طلال سے سعودی عرب کے لئے پاکستان کی فنی امداد کے مسئلہ پر گفتگو کی ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ربوہ سلمہ کی صحت

لاہور ۳۱ مئی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کی طبیعت درد گردہ کی تکلیف کے باعث بہت ناساز ہے تکلیف کے باعث نیند بھی ٹھیک طرح نہیں آتی۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں ؛

عرب جمہوریہ نے جنوبی افریقہ سے تعلقات توڑ لئے

قاہرہ ۳۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے جنوبی افریقہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسلی تعصب کی پالیسی کے باعث متحدہ عرب جمہوریہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کی نئی جمہوریت کو جو کل معرض وجود میں آئے گی تسلیم نہیں کرے گی۔ اور پریٹوریا سے اپنے سفارتی نمائندے واپس بلا لے گی۔

طوفان کے بارے میں صدر کو تشویش

ڈھاکہ ۳۱ مئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو مشرقی پاکستان میں طوفان کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں بڑی تشویش ہے۔ اور وہ صوبائی گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں سے ٹیلیفون پر متاثرہ علاقوں کی پوزیشن دریافت کر رہے ہیں۔ اب تک وہ گورنر سے ٹیلیفون پر کئی بار گفتگو کر چکے ہیں۔

ماسٹر تارا سنگھ صدر منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ ماسٹر تارا سنگھ کو متفقہ طور پر شرومنی اکالی دل کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ وہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے بھی صدر ہیں وہ ۲۰ سال سے اکالی دل کے صدر چلے آ رہے ہیں ؛

مستحق طلباء کی امداد کا وقت

مخیر اصحاب توجہ فرمائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

سکولوں اور کالجوں میں سالانہ امتحان بعض ہو چکے ہیں اور بعض ہو رہے ہیں اور بعض ہونے والے ہیں جو طلباء (اور طالبات) خدا کے فضل سے امتحان میں پاس ہوں گے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو یا اکثر کو کامیاب کرے۔ انہیں اگلی جماعت کیلئے داخلے کی رقم اور کتابوں کی خرید وغیرہ کے لئے کافی خرچ کی ضرورت ہوگی۔ مجھے افسوس ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ میں مستحق اور ہونہار غریب طلباء کی امداد کے لئے اتنی رقم نہیں رکھی جاتی جو قادیان میں رکھی جاتی تھی۔ حالانکہ احمدی طلباء کی تعداد پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ چکی ہے۔

اس کمی کو دیکھتے ہوئے میں باوجود اس کے کہ دراصل یہ میرے صیغہ کا کام نہیں اپنے محدود فنڈ میں سے (جو بعض مخلص اور مخیر دوست مہیا کر دیتے ہیں) غریب طلباء کی امداد کرتا رہتا ہوں۔ دراصل ہونہار طالب علم (اور طالبات) جماعت کا ایک بڑا قابل قدر سرمایہ ہیں اور اگر کوئی ہونہار طالب علم غربت کی وجہ سے تعلیم پانے سے رہ جائے تو یہ ایک بڑا قومی نقصان ہے۔ اس لئے میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس موقعہ پر غریب اور مستحق اور ہونہار طلباء کی امداد کے لئے جہاں تک ممکن ہو کوشش فرمائیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

جو رقوم اس مد میں بھجوائی جائیں گی۔ وہ انشاء اللہ افسر درسگاہ متعلقہ کی تصدیق کے بعد صرف غریب اور شریف اور ہونہار یا کسی اور جہت سے مستحق طالب علموں میں تقسیم کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ رقوم بھیجنے والوں کو بہترین جزائے نوازے۔ اور خود ان کے اپنے بچوں کو عمدہ تعلیم کے ذریعہ دین و دنیا کی برکتوں سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳/۵/۶۱

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۱۹۶۱ء

حیوانی عقل اور انسانی عقل

مادی دنیا کے علم کے لئے ہم کو حواس عطا ہوئے ہیں جن سے ہم مادی اشیاء کو محسوس کرتے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ناک سے سونگھتے ہیں۔ کانوں سے سنتے ہیں۔ ہاتھ سے چھوتے ہیں۔ زبان سے چکھتے ہیں اسی طرح گرمی سردی محسوس کرنے کے لئے ہم کو قوت ملی ہے علیٰ ہذا القیاس ان حواس سے ہم کو اپنی ارد گرد کی دنیا کا علم حاصل ہوتا ہے مگر صرف علم ہمارے کسی کام کا نہیں جب تک ہم اس کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال نہ کریں۔ اس لئے ہمیں عقل عطا ہوئی ہے کہ ہم حواس سے حاصل شدہ علم کا صحیح استعمال کر سکیں اگر حواس نہ ہوتے تو ہم کو دنیا کی کوئی خبر نہ ہوتی اور اگر عقل ہماری راہنمائی نہ کرتی تو ہم اس علم سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ گویا عقل کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا رہنما بنا کر زندگی گذارنے کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔

عقل کے بھی کئی مدارج ہیں ایک حیوانی عقل ہوتی ہے جو بہت محدود ہوتی ہے اس سے جانور کو صرف مضرت سے بچنے اور مفید سے متمتع ہونے کا فائدہ ہوتا ہے مثلاً سانپ کو دیکھ کر یا آگ کو محسوس کر کے حیوان اس سے بدک جاتا ہے مگر یہ عقل اتنی محدود ہوتی ہے کہ اکثر حیوان ان چیزوں سے بھی بدک جاتا ہے جو دراصل خطرناک نہیں ہوتیں۔ وہ اپنے سایہ سے ڈرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر مختلف جوانوں میں بھی برابر نہیں ہوتی۔ کسی جانور میں زیادہ ہوتی ہے کسی میں کم۔ کتے گھوڑے وغیرہ جانوروں میں بھینس گدھے وغیرہ سے زیادہ عقل ہوتی ہے۔ انسان میں بھی یہ عقل وافر ہوتی ہے۔

انسان میں یہ عقل بہت بلندیوں پر پہنچ جاتی ہے۔ نہایت نازک اور باریک فرق میں امتیاز کر سکتی ہے۔ فنون لطیفہ عقل ہی کی پیداوار ہیں۔ بے شک انسان میں عقل بہت وسعت اختیار کر لیتی ہے اور مشق سے اس کی وسعت زیادہ کی جا سکتی ہے لیکن انسان کی زندگی میں روزانہ سینکڑوں ایسے لمحات آتے ہیں جب اس کی عقل جواب دے دیتی ہے۔ سائنس کی اس قدر ترقی کے باوجود جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

انسانی عقل کے حدود متعین ہیں پھر علم اور اس کے استعمال کے انسانوں ہی میں بڑے مدارج ہیں۔ ایک وحشی اور ایک مہذب انسان کی عقلوں میں بڑا فرق ہوتا ہے لیکن مہذب سے مہذب انسان کی عقل بھی ایک حد تک ہی جا سکتی ہے اس کے آگے پر نہیں پھٹک سکتی۔ حواس سے جو علم حاصل ہوتا ہے خواہ حواس میں کتنی ترقی کیوں نہ ہو گئی ہو اس کی بھی حدیں ہیں پھر عقل کی حدیں ہیں جن کو انسان کسی طرح توڑ نہیں سکتا۔

ایک مثال لیجئے۔ ہم زراعت کے لئے بڑی اعلیٰ زمین کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس میں اپنے وسیع سائنسی علم کے مطابق بہترین کھاد ڈال سکتے ہیں پھر ضرورت کے مطابق پانی مہیا کر سکتے ہیں۔ موسم کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں اور بہترین بیج بو سکتے ہیں لیکن اس کے آگے ہمارا اختیار ختم ہو جاتا ہے ہزارہا ایسے اسباب ہو سکتے ہیں کہ پھر بھی فصل پیدا نہ ہو اور اگر پیدا ہو تو وہ ہماری مرضی کے مطابق پھل نہ دے۔ بہت ممکن ہے کہ خود ہماری احتیاط ہی ایسے کیڑے پیدا کرنے کا باعث ہو جو فصل کو کھا جاتے ہیں یہ درست ہے کہ عموماً ہماری مادی تدابیر اور ہماری عقلی سوجھ بوجھ کا نتیجہ اچھا رہتا ہے لیکن ہمیں اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے جیسا کہ اکثر مادہ پرست کھا جاتے ہیں۔ آج باوجود سائنس کی انتہائی ترقی کے ہم نہایت ترقی یافتہ ممالک کے متعلق بھی روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں جگہ فصل تباہ ہو گئی ہے کوئی ایسا حادثہ ہوا ہے جس سے فصل کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ لہذا ایسے حادثات کے امکانات بے شمار ہیں جن کو ہماری عقل حصر میں نہیں لا سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ باوجود عقلمندی کی انتہا کے کوئی انسان یہ نہیں بتا سکتا کہ جو سائنس اس کو اب آئی ہے اس کے بعد بھی کوئی سائنس اس کو آئے گی یا نہیں ہزاروں انسان خاص کر عقلمند انسان جن کی عقل کی دھوم مچی تھی ایک لمحہ میں ختم ہو جاتے ہیں انسان چاند تو کیا خواہ تمام ستاروں میں ہو آئے پھر بھی وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ

اس نے عقل سے تمام کائنات کو فتح کر لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایک غیر مرئی جرثومہ اس کی زندگی کو ایک سیکنڈ کے لاتعداد حصہ کے عرصہ میں ختم کر سکتا ہے اور اس کی عقلی تدابیر کو خاک میں ملا سکتا ہے۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ انسان تدبیر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ناکام بنا دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو فسخ عزائم سے پہچانا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قدم پر ہمارے عزائم فسخ ہوتے رہتے ہیں اس لئے جو لوگ اپنے عزائم کے پورا ہونے پر غرور میں آ جاتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے عقل کے ایک پہلو کو نظر انداز کر دیا ہوتا ہے ایسے لوگوں کی عقل دراصل خام ہوتی ہے اور حیوانی سطح سے کچھ زیادہ بلند نہیں ہوتی۔ انسانی عقل کی پختگی اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنے حدود کو بھی سمجھے اکثر عقلمند کہلانے والے انسان اپنی عقل کے اس اہم ترین حصہ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ انسانی عقل کا سب سے بڑا کارنامہ ہی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہچانے اپنے طول و عرض کو جانے۔

ایک دہریہ دہریہ ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ عقل کے اس بہترین پہلو کو نظر انداز نہ کرے۔ آج انسان نے حیوانی قسم کی عقل میں بہت ترقی کر لی ہے۔ مگر حقیقی انسانی عقل کو بڑی حد تک نظر انداز کر گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیئے کہ انسان کو اول قسم کی عقل میں ترقی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو آخر الذکر قسم کی عقل کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اس کو سمجھنا چاہیئے کہ اسی کائنات میں کروڑوں حقیقتیں ایسی موجود ہیں جن کو اس کے نہ تو حواس چھو سکتے ہیں اور نہ وہ ان پر مطلع ہو سکتا ہے۔ حیوانی قسم کی عقل بڑھ کر خواہ آسمان کے تارے بھی توڑ لائے وہ انسان کو انسان نہیں بنا سکتی تاوقتیکہ اس کو انسانی عقل کا بھی ادراک حاصل نہ ہو۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ عموماً انسان حیوانی عقل کے کارناموں میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ وہ انسانی عقل کو بھول بھول جاتا ہے اور زمانے پر ایسے اوقات اکثر آئے ہیں کہ حیوانی عقل کی ترقیاں انسان کو تباہی کے کنارے پر لگا دیتی ہیں۔ قرآن کریم میں اس کو ظہر الفساد فی البر والبحر کہا ہے اور قرآن کریم جب بار بار مادہ پرستوں کو افلا تعقلون۔ افلا تعقلون کے الفاظ سے پکارتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اپنی انسانی عقل کو بیدار کرو اور دیکھے

تو گمراہ لوگ اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے ہیں ابو جہل کو ان کے ساتھی ابو الحکم کہا کرتے تھے اور آج کل بھی یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے دانشمند اپنے آپ کو بڑا عقلمند خیال کرتے ہیں۔ بیشک جہاں تک دنیوی۔ مادی یعنی حیوانی عقل کا تعلق ہے یہ لوگ عقل کی چوٹی پر براجمان ہیں۔ مگر جہاں تک عقل حقیقی یعنی عقل انسانی کا تعلق ہے اس کو بڑی حد تک یہ اقوام فراموش کئے ہوئے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی ساری دنیا اسی رو میں بہتی جا رہی ہے اور دنیا میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا سا سماں چھا گیا ہے۔

دنیا کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے جب عرش عظیم سے آواز بلند ہوتی ہے کہ

افلا تعقلون

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ عقل حیوانی سے اتنے متنفر ہوتے ہیں کہ وہ دنیا کو ہی تیاگ دیتے ہیں اور دل میں یہ خیال پکا لیتے ہیں کہ دنیوی عقل ایک لعنت ہے حالانکہ دنیوی عقل بھی اللہ تعالیٰ کی اسی طرح ایک رحمت ہے جس طرح انسانی عقل ایک رحمت ہے ایسے لوگ بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ اسلام نے رہبانیت کو حرام بنا دیا ہے اس لئے اس پہلو میں غلو کر کے دنیوی عقل کو فراموش کر دینا بھی انسان کے لئے صحیح لائحہ عمل نہیں ہے۔ صحیح لائحہ عمل یہی ہے کہ انسان عقل حیوانی کی نعمت کو بھی ضائع نہ کرے اور اس سے حتی الوسع کام لے مگر اس کی گہما گہمی میں عقل انسانی کو فراموش نہ کرے اور اپنی اوقات کو نہ بھولے۔ اسلام ہم کو اسی اعتدال کے رستہ کو اختیار کرنے کے لئے بہترین اصول دیتا ہے اسلام کو بطور آخری دین ہونے کے دوسرے مذاہب پر یہی فوقیت حاصل ہے کہ وہ نہ صرف احکام دیتا ہے بلکہ ان احکام پر عمل کرنے کے ذرائع بھی بتاتا ہے اور ان کے عقلی دلائل بھی سمجھاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے صرف سمجھنے کے لئے عقل کے دو حصے کئے ہیں ورنہ اسلام کے نزدیک یہ ایک ہی سلسلہ ہے اور اسلام کے نزدیک عقل صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ہماری راہنمائی مادی زندگی میں کرے بلکہ عقل ہی کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اپنی حدود کا صحیح اندازہ لگائے۔ یہ عقل کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسان ان باتوں کی تشریح نہیں کر سکتا جو اس کی عقل سے باہر ہوں۔ زندگی میں سینکڑوں ایسی باتیں ہیں جن کا حصر عقل نہیں کر سکتی۔ مگر جن کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ فلسفہ اور سائنس اس گتھی کو سلجھا نہیں سکتے اور ان کی کوشش اس کو زیادہ سے زیادہ الجھانے کا باعث

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

اپنی زندگیوں کا جائزہ لو اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۶ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

فرمایا۔ دنیا میں ہر چیز کو

مختلف نقطہ ہائے نگاہ

سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر ایک چیز کو ایک جہت سے دیکھا جائے۔ تو اس کی اور شکل نظر آتی ہے اور دوسری جہت سے دیکھا جائے۔ تو اور شکل نظر آتی ہے۔ یورپ میں یہ رواج ہے کہ ہر سال جب ان میں سے کسی کا یوم پیدائش آتا ہے۔ تو خاندان کے تمام افراد خوشیاں مناتے اور ایک دوسرے کو تحائف وغیرہ بھیجتے ہیں۔ اور اسے سالگرہ کہتے ہیں۔ بادشاہوں اور امیروں کی سالگرہ خصوصیت کے ساتھ نہایت شان شوکت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اور اسے اس نقطہ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ ہمیں وہ دن یاد رکھنا چاہیئے۔ جس میں فلاں شخص پیدا ہوا۔ ماں باپ بچوں کی سالگرہ مناتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فلاں دن ہمیں فلاں بچہ عطا کیا۔ اور وہ ہمارے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہوا اسی طرح بچے اپنے ماں باپ کی سالگرہیں مناتے ہیں کہ فلاں دن ہمارے والدین تولد ہوئے اور وہ ہمارے لئے ترقی کا ذریعہ بنے۔ یہ بھی ایک نقطہ نگاہ ہے۔ جس کے ماتحت دنیا میں خوشیاں منائی جاتی ہیں لیکن

ایک اور نقطہ نگاہ یہ بھی ہے

کہ ہر سالگرہ یہ بتاتی ہے کہ اب فلاں کی عمر میں سے ایک سال اور کم ہو گیا ہے ہم عمر کو دونوں طرف سے گن سکتے ہیں۔ ایک تو انسان کی پیدائش کی طرف سے اور ایک اس کی موت کی طرف سے چونکہ موت کی تاریخ معین نہیں ہوتی۔ اس لئے لوگوں کو زیادہ گھبراہٹ نہیں ہوتی پیدائش کا دن مبداء زندگی ہے اور موت کا دن منتہائے زندگی ہے۔ یہ دو نقطے ہیں جن کے درمیان زندگی کی جولانگاہ ہے۔ جہاں پہلا نقطہ یہ یاد دلاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ بابرکت ہے جس میں فلاں کی پیدائش ہوئی۔ وہاں دوسرا نقطہ اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ اس شخص کی عمر میں سے ایک سال کم ہو گیا۔

فرض کرو

ایک شخص کی عمر اسی سال ہے۔ جب وہ چالیس سال کا ہوا تو درحقیقت ۴۰ سال اس کی عمر میں سے کم ہو گئے۔ اور اب صرف چالیس سال اس کی عمر کے باقی رہ گئے۔ جب وہ اکتالیس سال کا ہوا تو لوگوں نے اس کی سالگرہ پر خوشیاں منائیں۔ کہ یہ شخص فلاں تاریخ کو پیدا ہوا۔ اور یہ تاریخ بابرکت ہے۔ جس میں ہمیں ایسا محسن شخص ملا۔ مگر ساتھ ہی ایک غم کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے اس شخص نے ہمارے پاس ۴۰ سال رہنا تھا۔ اب ۳۹ سال ہمارے پاس رہے گا پھر جب وہ ۴۲ سال کا ہوتا ہے تو اس کے دوست اور رشتہ دار خوشیاں مناتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک

غم کا پہلو

بھی ہوتا ہے کہ اب یہ شخص ہمارے پاس ۳۹ سال کی بجائے ۳۸ سال رہے گا۔ اسی طرح اس کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ ہر سال خوشیاں مناتے جاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ہر سال اسے موت کے زیادہ قریب کر رہا ہوتا ہے۔ جب وہ ۷۸ سال کا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کے دوست اور رشتہ دار اس بات پر خوشیاں مناتے ہیں کہ یہ شخص ۷۸ سال ہمارے درمیان رہا۔ مگر اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اب یہ شخص صرف دو سال تک ہمارے درمیان ہے۔ پھر وہ ۷۹ سال کا ہوتا ہے۔ اور اس کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ اور وہ خوشی بھی اپنے ساتھ یہ حقیقت لئے ہوئے ہوتی ہے۔ کہ اب یہ شخص صرف ایک سال کے لئے ہمارے پاس ہے۔ جب وہ اسی سال کا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ تو

اس کا دوسرا مفہوم

یہ ہوتا ہے کہ اب ہر شخص چند ماہ ہی ہمارے درمیان ہے۔ پس ہر سال اور ہر مہینہ اور ہر دن جو انسان کو آگے لے جاتا ہے۔ وہ دراصل اسے اس کی موت سے زیادہ سے زیادہ قریب کر رہا ہوتا ہے۔ پس انسان کو یہ نکتہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ جہاں انسان اپنے رشتہ داروں اور اپنے والدین کی خوشیوں میں شریک ہوتا ہے۔ اور جوں جوں اس کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے وہ خوش ہوتا ہے وہاں اسے

یہ بھی سوچنا چاہیئے

کہ اتنے سال میری عمر کے گزر گئے ہیں۔ ان سالوں میں میں نے کیا کام کیا ہے۔ آنے والا زمانہ تو بہرحال آئے گا اور کسی نہ کسی طرح گزر جائے گا۔ لیکن جو عمر سستی اور کوتاہی میں گزر گئی ہے۔ اس کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے۔ ریل آنے والی ہوتی ہے تو لوگ ۱۵۔۲۰ منٹ پہلے اسٹیشن پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ انتظار کا وقت تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتا ہے لیکن جو شخص ۱۵۔۲۰ منٹ ریل کے چلے جانے کے بعد پہنچتا ہے اس کے لئے سوائے پچھتانے اور افسوس کرنے کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ جس شخص نے پچاس سال گزار لئے ہیں۔ اس کے بقیہ ۲۰ یا ۳۰ سال بھی گزر جائیں گے۔ لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس کی عمر کے ۵۰ سال گزر گئے لیکن اس نے کوئی بڑا کام نہ کیا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے

کہ اچھے کام کسی خاص عمر سے ہی وابستہ نہیں ہوتے۔ جن لوگوں کے دلوں میں بڑے کام کرنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ وہ چھوٹی عمر میں بھی بڑے بڑے کام کر کے دکھاتے ہیں۔ حضرت یحیٰی کے متعلق گو یہ یقینی بات تو نہیں لیکن تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ انہیں ۲۶ سال کی عمر میں ہی شہید کر دیا گیا۔ اور اپنی عمر کے چند سالوں میں ہی انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے لئے لوگوں کے دلوں کو تیار کر دیا۔ تا کہ وہ مسیح علیہ السلام کے آنے پر ان پر ایمان لا سکیں۔ اور یہودی مایوس نہ ہو جائیں۔ اسی طرح اور بہت سے لوگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے چھوٹی عمر میں ہی بہت بڑے بڑے کام کر دکھائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے جو دس ہزار کا لشکر شامیوں سے لڑائی کے لئے تیار کیا تھا۔ اس کے سردار حضرت اسامہؓ بن زید تھے۔ اور

حضرت اسامہ بن زید

کی عمر اس وقت ۱۸ سال کی تھی۔ حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جیسے بزرگ بھی تھے ابھی وہ لشکر گیا نہیں تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اور حضرت ابوبکر خلیفہ ہو گئے۔ اس پر آپ نے حضرت اسامہ سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے متعلق اجازت حاصل کر کے اپنے ساتھ مشوروں میں شامل کرنے کے لئے مدینہ میں رکھ لیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں اہل کوفہ پر ایک ۱۹ سالہ نوجوان گورنر بنا کر بھیجا گیا۔ جس نے ان کو سیدھا کر کے رکھ دیا۔

کوفہ کے لوگ

بہت شورش پسند تھے۔ حضرت عمرؓ جب کسی کو والی مقرر کر کے بھیجتے۔ تو وہ اس کی شکایت کر کے اسے وہاں سے بدلوا دیتے بعض لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض بھی کیا کہ اس طرح آپ کب تک آدمیوں کو بدلتے جائیں گے لیکن آپ نے فرمایا جب تک میرے پاس آدمی ہیں۔ میں ان کی شکایات سنتا جاؤں گا جب کوئی گورنر وہاں پہنچتا۔ کوفہ والے اس کی شکایات کر دیتے کہ یہ شخص بددیانتی کرتا ہے اس میں فلاں نقص ہے۔ اور حضرت عمر اس کو بدل کر اس کی جگہ کوئی دوسرا آدمی بھیجدیتے۔ آخر

حضرت عمرؓ نے فرمایا

کہ اب میں ایک ایسا آدمی ان کے پاس بھیجوں گا جس کے سامنے وہ چون و چرا نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر کے بھیجا۔ اس سے قبل بعض صحابہ بھی وہاں گورنر مقرر ہو چکے تھے۔ لیکن وہ فتنہ پرداز لوگ تھے۔ کسی کا پاؤں جمنے نہیں دیتے تھے۔ کوفہ والوں کو معلوم ہو گیا کہ اب ہم پر کوئی ۱۹ سالہ نوجوان گورنر مقرر کر کے بھیجا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب عمرؓ کا خزانہ خالی ہو گیا۔ اور اس کے پاس آدمی نہیں رہے۔ اس لئے

ہم پر حکومت کرنے کے لئے ایک انیس سالہ نوجوان کو بھیج رہا ہے۔ ہم نے بڑے بڑے آدمیوں کو آرام نہیں کرنے دیا تو یہ ۱۹ سالہ نوجوان ہمارے سامنے کیا چیز ہے۔ شہر کے بڑے بڑے آدمی اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس نوجوان سے کوئی مذاق کیا جاتے تا کہ وہ آتے ہی مرعوب ہو جائے۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جب

عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ

آئیں تو شہر کے رئیسوں میں سب سے بڈھا رئیس آگے بڑھے اور پوچھے جناب کی عمر کیا ہے؟ اس طرح وہ شرمندہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ نہایت سادگی سے اپنے گدھے یا خچر پر سوار کوفہ آ رہے تھے۔ یہ لوگ شہر سے دو تین میل آگے استقبال کے لئے گئے اور جب عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ ...... ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے استقبال کیا اور اس کے بعد ان میں سے ایک بڈھا آگے بڑھا اور اس نے کہا جناب کی عمر۔ عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ نے کہا آپ میری عمر پوچھتے ہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو دس ہزار لشکر کا سردار بنا کر شام بھیجا تھا جن میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی شامل تھے جو اس کی عمر تھی میری عمر اس سے ایک سال زیادہ ہے۔ اس جواب کے سنتے ہی

اہل کوفہ سمجھ گئے

کہ اس کا مقابلہ آسان نہیں اور سب رئیسوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب تک عبدالرحمٰن گورنر ہے۔ اس وقت تک ہمیں کوئی بری حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی کوفہ کے گورنر رہے اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت تک بھی کوفہ میں گورنر رہے اور انہوں نے پچاس سال تک قضا کا کام کیا۔ ان کی اتنی شہرت ہے کہ یورپ کے مصنف بھی کہانیوں میں ان کا نام عقلمند قاضی رکھتے ہیں۔ میں نے

ان کے متعلق ایک کہانی

ایک انگریزی کتاب میں پڑھی کہ ایک دفعہ ایک تیلی اور ایک قصاب جھگڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ قصاب نے کہا کہ روپے جو تیلی کے پاس ہیں میرے ہیں اور تیلی کہتا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے یہ روپے میرے ہی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ نے کہا اچھا تم دونوں ٹھہر جاؤ میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس میں روپے ڈال دئیے۔ اور اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ پانی کی سطح پر تیل آتا ہے یا چربی کی چکناہٹ آتی ہے۔ ان کا ذہن اس طرف گیا کہ چونکہ تیلی تیل بیچتا ہے اس لئے روپوں کو ضرور تیل لگا ہوگا اور قصاب چونکہ گوشت بیچتا ہے اس لئے اس کے روپوں کو چربی کی چکناہٹ لگی ہوگی۔ چنانچہ پانی میں ڈالنے کے بعد آپ نے وہ روپے اصل حقدار کو دے دئیے۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے شکایت کی کہ فلاں شخص نے میری پردہ دری کی ہے۔ اس آدمی نے کہا یہ اوباش عورت ہے جھوٹ بولتی ہے میں نے اس کی کوئی پردہ دری نہیں کی۔ گواہ کوئی تھے نہیں۔ آپ نے زیر الزام شخص سے کہا کہ تم اتنے روپے اس عورت کو جرمانہ کے طور پر دو۔ عورت اور اس کے رشتہ دار کہنے لگے کہ قاضی صاحب نے بڑے انصاف سے کام لیا ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ جب اس شخص نے روپے دے دئیے اور وہ عورت عدالت کے کمرہ سے باہر نکل گئی تو آپ نے اس عورت کے پیچھے ایک سپاہی کو بھیجا کہ وہ روپے اس عورت سے چھین لاؤ۔ سپاہی نے اس عورت سے روپے چھیننے کی کوشش کی تو

عورت نے شور مچانا شروع کر دیا

اور روپے سینہ کے ساتھ مٹھیوں میں بند کر کے لگا لئے۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ خود بھی وہاں پہنچ گئے اور اس عورت سے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا آپ نے انصاف کے ساتھ جو روپے مجھے دلائے ہیں وہ آپ کا سپاہی مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا اس نے چھین تو نہیں لئے۔ عورت نے کہا نہیں ابھی تک تو چھین نہیں سکا۔ آپ نے کہا کہ اگر ایک شخص تمہاری رضامندی کے بغیر تم سے چند روپے نہیں چھین سکتا۔ تو ایک شخص تمہاری مرضی کے بغیر تمہاری پردہ دری کس طرح کر سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی اس کے ساتھ جرم میں شریک ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس عورت سے روپے واپس لے لئے اور اسے بھی مرد کے ساتھ سزا دی۔ عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ کو فوت ہوئے آج تیرہ سو سال گذر گئے ہیں۔ لیکن اب بھی برطانیہ، سپین، فرانس اور جرمنی کے لوگ ان کا نام بڑی عزت کے ساتھ لیتے ہیں

بڑے کام عمر سے تعلق نہیں رکھتے

بلکہ ارادہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمر بڑھنے کے ساتھ عقل بھی بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن جب تک عزم اور ارادہ انسان کے اندر کام کر رہا ہو تو وہ چھوٹی عمر میں بھی بڑے کام کر سکتا ہے جن پر بڑے بڑے آدمی رشک کرنے لگ جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب

جنگ بدر

کیلئے نکلے تو آپؐ نے مصلحتاً صحابہ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ جنگ ہوگی۔ جب آپؐ بدر کے میدان میں پہنچے تو آپ نے فرمایا مشیت الٰہی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ہماری کفار سے جنگ ہو۔ اے لوگو بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ اس پر یکے بعد دیگرے مہاجرین اٹھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ رائے کا کیا سوال ہے ہم لڑائی کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ مگر آپ پھر بھی یہی فرماتے رہے کہ اے لوگو رائے دو اس پر ایک انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ شاید انصار سے رائے مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میرا یہی مطلب ہے۔ اس انصاری نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ ہم تو اس لئے نہیں بولے کہ مہاجرین کے مکہ والے رشتہ دار ہیں اگر ہم یہ کہیں کہ ہم ان سے جنگ کریں گے تو شاید مہاجرین کو تکلیف ہو ورنہ ہم تو ہر طرح تیار ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم نے بے شک آپ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ آور ہوگا تو

ہم آپ کی مدد کریں گے

اور اگر مدینہ سے باہر لڑائی ہوگی تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ مگر یا رسول اللہ وہ معاہدہ ایسے وقت کا ہے جب ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ آپؐ کی کیا شان ہے لیکن اب وہ بات نہیں رہی۔ یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور کوئی دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ یا رسول اللہ سامنے سمندر ہے اگر آپ حکم دیں کہ تم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دو۔ تو ہم کو اس سے بھی دریغ نہیں ہوگا۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ میں چودہ جنگوں میں شریک ہوا ہوں لیکن میں یہ رشک کرتا ہوں کہ جو فقرات اس انصاری نوجوان کے منہ سے نکلے کاش وہ میرے منہ سے نکلتے اور میرا چودہ جنگوں میں شامل ہونے کا ثواب اس کو دیدیا جاتا۔ اس فقرہ میں اس قسم کا عشق اور اسی قسم کی شیدائیت پائی جاتی ہے کہ

یوں معلوم ہوتا ہے

کہ عشق مجسم ہو کر دنیا میں آگیا ہے یہ فقرہ اپنی ذات میں ایسا مکمل ہے کہ اس کو اس سے زیادہ ترقی نہیں دی جا سکتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایثار اور اخلاص

خدا کے نور کی شعاعوں

سے مل کر ایسا چمکا کہ اس نے انسانی فدائیت اور شیدائیت کی تکمیل کر دی اور اس انصاری نوجوان کے اس کے بعد کے کام اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو گئے ہو

(باقی)

مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب کی صحت کے لئے تحریک دعا

مکرم چوہدری صاحب کا بلڈ پریشر تقریباً ٹھیک ہے۔ مگر گذشتہ ہفتہ کے دوران بہت کمزوری محسوس کرتے رہے۔ جس کے باعث طبیعت خراب رہی اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اصلاح ہو رہی ہے طاقت کے ٹیکے لگ رہے ہیں۔ ہاتھ میں قوت گرفت کا پیدا ہونا ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف بنام وکیل التبشیر ربوہ بھجوائیں۔

۱۔ ایم اے ریاضی فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔

۲۔ ایم اے جغرافیہ " "

تنخواہ ۸۵۰/۰ روپے ماہوار علاوہ سالانہ اضافہ ہوگی۔ نیز آنے جانے کا کرایہ اور رہائش کا انتظام بذمہ احمدیہ مشن غانا ہوگا۔ صرف وہ احباب اپنی درخواستیں بھجوائیں جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور تین سال کے لئے عارضی وقف کر سکتے ہوں۔ نوٹ:۔ کوائف بھجواتے وقت درخواست کے ساتھ ڈگری کی فوٹوسٹیٹ کاپی مع تصدیق امیر بھجوانی ہوگی۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

اسوۂ رسولؐ کو زندہ کر دکھانے والا وجود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق عالیہ کے چند نمونے

(شیخ خورشید احمد)

ایک مومن کا سب سے بڑا وصف اور کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال و کردار کو ایسے رنگ میں ڈھال لے کہ اس کی ہر حرکت و سکون احکام الٰہی کے تابع ہو جائے۔ حتیٰ کہ وہ اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائے۔ یہ وصف اگر پیدا ہو جائے تو وہ لاکھ وعظ و نصیحت سے زیادہ مفید مؤثر اور کارگر ہوتا ہے۔

انبیا اور مامورین اپنے اپنے زمانہ میں اس نمونہ اور وصف کے سب سے بڑے مظہر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مونہہ سے نکلی ہوئی باتیں اپنی تاثیر اور قوت کے لحاظ سے معجزانہ اثر رکھتی ہیں باتیں وہی ہوتی ہیں جو ان سے قبل ہزاروں علماء اور واعظین اپنے پورے زور خطابت کے ساتھ بیان کر چکے ہوتے ہیں مگر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن وہی باتیں جب ایک نبی اور مامور کی زبان سے نکلتی ہیں تو ہزاروں اور لاکھوں قلوب میں معجزانہ طور پر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ جو باتیں بیان کرتا ہے۔ ان کے پیچھے اس کا پاک نمونہ بھی کار فرما ہوتا ہے یہ پاک نمونہ ایک ایسی قوت قدسی کا حامل ہوتا ہے کہ دوستوں اور دشمنوں میں سے کوئی بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس زمانہ میں یہ پاک نمونہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے۔ جنہوں نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اس زمانہ میں اسوۂ رسول کو زندہ کر دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔ اس کتاب کا ہر ورق شاہد ہے کہ حضور نے ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اسوۂ رسولؐ کی پیروی کرنے کا نمونہ دکھایا۔ بڑی بڑی مخالفتیں ہوئیں۔ ایک سے ایک بڑھکر مشکل وقت آپ پر آیا۔ سخت ابتلاؤں میں سے آپ کو ایک لمبے عرصہ تک مسلسل گذرنا پڑا۔ لیکن کسی موقع پر بھی آپ کے پائے استقلال میں جنبش نہ ہوئی اور ہمیشہ آپ نے اسوۂ رسول کو پیش نظر رکھا اس کی اتباع کی اور قرآنی احکام پر عمل کرنے کا بہترین نمونہ دکھایا۔ یہ اسی نمونہ کا اثر تھا کہ غیراز جماعت اصحاب بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:۔

۱۔ "کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحبؑ کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی" (اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

۲۔ "مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔" (رسالہ تہذیب نسواں لاہور)

۳۔ "انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔" (نگار لکھنؤ ماہ دسمبر ۱۹۵۹ء)

حضور علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق کی ایک جھلک ذیل کی مثالوں سے واضح ہو جائیگی:۔

سچائی ایک ایسا خلق ہے جس کی افادیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ سچ بولنا بڑی اچھی بات ہے اور جھوٹ بولنا بہرحال برا ہے۔ لیکن اگر تجزیہ کیا جائے کہ موجودہ زمانہ میں کتنے ہیں جو جھوٹ سے کلی اجتناب کرتے ہیں اور ہر حال میں سچ پر قائم رہتے ہیں، تو ہمیں یہ افسوسناک حقیقت نظر آئے گی کہ اس لحاظ سے درحقیقت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سچائی کا خلق موجودہ زمانہ میں قریباً ناپید ہو چکا ہے سچ پر قائم رہنے کی حقیقی آزمائش اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کے نتیجہ میں کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو اور یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کہ سچائی اور امانت و دیانت کے بڑے بڑے دعویدار ان بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

البتہ آسمانی مصلحین اور مامورین کو اللہ تعالےٰ نے اس مقام پر کھڑا کیا ہوتا ہے کہ وہ ہر حالت میں سچائی پر ہر صورت قائم رہتے ہیں اور کسی قیمت پر بھی اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے چنانچہ اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہمیں اس کی متعدد مثالیں نظر آتی ہیں بطور نمونہ ایک مثال درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۱۸۸۷ء میں امرتسر کے ایک عیسائی رلیا رام وکیل نے آپ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا۔ جس کی تفصیل حضور ہی کے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھدیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کی وجہ سے یہ موقعہ ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا۔ جس کی اس عاجز کو بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاکخانہ کی رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔

اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رویا میں اللہ تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ "رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے بھیجا ہے اور میں نے اُسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔"

میں جانتا تھا کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے ہی اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھکر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

وقف جدید ایک مبارک تحریک ہے

وقف جدید موجودہ وقت کی ایک شاندار تحریک ہے جس کے خوشکن نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ اس تحریک کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۷ء میں کیا تھا اور خطبات اور پیغامات کے ذریعہ جماعت کو تاکید فرمائی تھی کہ اس تحریک میں شامل ہو کر مالی قربانیاں پیش کریں۔ پس احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات پر نظر ثانی فرمائیں اور اپنے عزیز و اقارب بزرگوں اور مرحوم لواحقین کو بھی شامل فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور جلد ادائیگی کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

وظائف برائے غیر ملکی تعلیم

(۱) ترکی وظائف۔ تعداد ۴۔ مالیت وظیفہ ۳۲۵ ترکی لیرا ماہوار۔ عرصہ تعلیم یک سالہ۔ اخراجات آمد و رفت بذمہ امیدوار۔ مضامین۔ ترکی زبان و ادب۔ ہسٹری جغرافیہ۔ آرکیالوجی میوزیم۔ سوشل و اکنامک سائنسز۔ شرط:۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ڈگری مضمون متعلقہ۔

(۲) نیدرلینڈ فیلوشپ پبلک ایڈمنسٹریشن۔ تعداد یک۔ مالیت ۴۰۰/- پونڈ (۵۰۰/- روپے) ماہوار عرصہ ۶ ماہ۔ آمد و رفت مفت۔ شرائط:۔ متعلقہ مضمون کی ڈگری۔ نیز عملی تجربہ۔

(۳) یوگوسلاو وظائف برائے پوسٹ گریجوایٹ۔ تعداد ۸۔ مالیت ۲۵۰۰۰/- دینار ماہوار رہائش مفت۔ نیز ۲۵۰/- روپے برائے کتب کرایہ آمد و رفت بذمہ امیدوار۔ عرصہ یک سال۔ مضامین:۔ آرکیٹکچر۔ اکنامکس۔ الیکٹرانکس۔ فارمیسی۔ فلاسفی۔ ہسٹری۔ انجنیئرنگ۔ ایگریکلچر۔ قانون۔ نیچرل سائنس۔ مائننگ۔ جیالوجی۔ فارسٹری۔ ویٹرنری میڈیسن۔

شرط:۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس متعلقہ مضمون۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ نقول (بشمول پاسپورٹ سائز فوٹو) مصدقہ نقول اسناد ۶/۱۶ تک بنام سیکشن افسر منسٹری ایجوکیشن و سائنس ریسرچ بلاک B-5 کراچی۔

(ب۔ ت۔ ۶/۵ - ۲۸)

۲۔ ریلوے گارڈ

داخلہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ۔ اسامیاں ۷۰۔ عرصہ ٹریننگ ۹ ہفتے۔ الاؤنس گزارہ ۵۰/- روپے ماہوار۔ گارڈ مقرر ہونے پر تنخواہ ۷۲-۴-۱۰۰-۵-۱۲۵ الاؤنس علاوہ۔

شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ (آرٹس یا سائنس) عمر ۶/۲۱ کو ۱۸ تا ۲۴۔ پسماندہ اقوام و آزاد کشمیر کے امیدواران نیز قبائلی امیدواران اور متوسلین ریلوے ملازمین کے لئے خاص مراعات۔

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ جی بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے ۶/۲۵ تک۔

(ب۔ ت۔ ۶/۵ - ۲۸)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

خلاء کے پر امن استعمال کے متعلق تحقیق اور اسکے اہم نتائج

ریاست اوکلاہوما کے شہر تلسا میں خلاء کے پر امن استعمال کے متعلق امریکہ کی پہلی قومی کانفرنس جمعہ کو شروع ہوئی۔ اس کا مقصد خلا کی تحقیق اور تفتیش سے ساری انسانیت کو حاصل ہونے والے فوائد کو تشہیر کرنا ہے۔ ساڑھے تین سالہ خلائی دور میں امریکہ نے پیغام رسانی۔ موسم کے مشاہدہ اور جہازرانی کی راہ نمائی کے لئے چھ تجرباتی سیارے چھوڑے۔ خلائی تفتیش سے جو دوسرے ہزاروں عملی فوائد حاصل ہوئے ہیں یا ہونے والے ہیں ان کے بارہ میں معلومات بہت کم ہے۔

روزمرہ کھانا پکانے کے لئے جدید ترین برتن، پتیلے اور فرائی پان وغیرہ اب پائروسیرم سے بنتے ہیں۔ یہ ایک مرکب دھات ہے جو شروع میں سیاروں کے مخروطی سروں کے لئے وضع کی گئی تھی۔ اس دھات سے بنے ہوئے برتنوں کو سرد خانے سے نکال کر فوراً انتہائی تیز شعلہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ اور انہیں ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچے گا۔ گھریلو نالیوں۔ برتنوں اور برقی موٹروں کی مرمت کے لئے ایک خاص قسم کا ایلومینیم تیار کیا جا رہا ہے۔ جو راکٹوں پر تحقیق کی پیداوار ہے

خلائی پرواز میں انسانوں کو جس قسم کی خوراک کی ضرورت ہوگی۔ اس پر تحقیق سے ساکنان زمین کے لئے زیادہ قوت بخش خوراک دریافت ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ دنیا کی آبادی اور خوراک کی مانگ میں جوں جوں اضافہ ہوتا جائے گا۔ مصنوعی یا نئی خوراکوں کے استعمال کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔

خلائی جہازوں میں مستعمل پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے طریقوں کی تلاش سے دنیا کے بعض علاقوں میں پانی کی قلت کا مسئلہ حل کرنے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

خلائی جہازوں کو واپس زمین پر اتارنے کے لئے انتہائی باریک فولادی تاروں سے پیراشوٹ بنایا جاتا ہے یہ تار اس قدر مضبوط ہوتے ہیں جو کیمیائی آلودگی اور اعلیٰ حرارتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آتش گیر عمارات میں ان کے اہم صنعتی استعمالات دریافت ہو سکیں۔

دوائیوں اور تندرستی کے میدان میں ابھی سے ٹھوس کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں۔ ان میں ایک ایسی دوائی شامل ہے جو راکٹ ایندھن سے تیار کی گئی ہے اور ذہنی بیماریوں کے علاج میں کام آتی ہے اس کے علاوہ آپریشنوں کے دوران میں خون کے دباؤ کو تیزی سے گرانے کا ایک طریقہ بھی دریافت کیا گیا ہے

دل کے بعض نقائص میں مبتلا افراد اب دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرنے والی ایک ایجاد پہن سکتے ہیں۔ جو دل کی دھڑکن کو برقرار رکھے گی اور وہ اپنے معمولات انجام دے سکیں گے یہ ایجاد ننھی منی مرکزہ بیٹریوں سے چلتی ہے اور اتنی مختصر ہے کہ اسے دل کے مریض کے جسم کے اندر سیا جا سکتا ہے۔

ایک نیا برقی کیمرہ خلائی جہازوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو کسی پروسسنگ کے بغیر آن واحد میں متحرک یا ساکن تصاویر تیار کرتا ہے۔ ایک مریض کی کیفیت کا ریکارڈ تیار کرنے کے لئے یہ کیمرہ بہت کار آمد ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کیمرہ سے جان بلب مریضوں کی تصاویر اتاری جا سکتی ہیں اور ڈاکٹروں کے لئے یہ تصاویر بڑی اہم معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔

مرکزی بیٹریوں کو ایک نئے مصنوعی نرخرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی مدد سے قوت گویائی سے محروم آدمی بولنے کے قابل بن جاتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ آواز کی رفتار سے تیز تر مال بردار طیارے جو ابھی تصوری مرحلہ میں ہیں اور زیادہ تر امریکی تحقیقی راکٹ طیارہ ایکس ۱۵ کے نتائج پر مبنی ہیں ایک اڑان میں ۳ ہزار میل کا سفر کر سکیں گے یا بحر اوقیانوس کو دو گھنٹوں میں عبور کر سکیں گے۔ یہ ۰۰۰… ہزار فٹ یا زیادہ بلندی پر ۱۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکیں گے

خلائی محققین نے صنعت کے لئے نئی اشیاء، دھاتیں، مرکب دھاتیں اور ساختیں تیار کی ہیں۔ ان میں سے اکثر مروجہ اشیاء سے زیادہ پائیدار ہیں اور زیادہ تپش برداشت کر سکتی ہیں۔ مثلاً شیشہ کی ایسی قسمیں تیار کی گئی ہیں جو اپنے آپ نہایت تیز روشنی کو چھانتی ہیں۔ سستے پائیدار اور اٹوٹ پلاسٹک کو کئی گھریلو کاموں میں استعمال کیا جا سکے گا۔

خلائی گاڑیوں کے لئے قوت متحرکہ کے جو نئے وسائل تلاش کئے جا رہے ہیں ممکن ہے وہ انجام کار تیل اور کوئلہ کی جگہ لے لیں جن کے ذخائر بتدریج ختم ہو رہے ہیں۔ ان میں شمسی بیٹریاں، کیمیائی ایندھن کے سیل اور ہلکے ایٹمی ری ایکٹر شامل ہیں۔

(۴) ایندھن سیل مسلسل بجلی پیدا کرنے والی ایجاد ہے جس میں ایندھن اور آکسیجن کے کیمیائی رد عمل کو دوسری مشین یا آلات کے بغیر براہ راست بجلی میں منتقل کیا جاتا ہے۔ ۴۰ سیل کا ۲۰۰ واٹ بجلی پیدا کرنے والا منقولہ پلانٹ آرمی اور میرین کورز کے حوالے کیا جا چکا ہے اور ایک ہزار یونٹ کا سیل بھی تیار کر لیا گیا ہے جو ۱۵ کلو واٹ بجلی پیدا کرتا ہے اور ٹریکٹر چلا سکتا ہے

سیاروں کے لئے سورج کی روشنی سے جو بجلی بنتی ہے اس میں شمسی تابکاری کو براہ راست بجلی میں منتقل کر لیا جاتا ہے۔ سورج توانائی کا ایک لامحدود وسیلہ ہے۔ وین گارڈ اول جو تین سال اوپر چھوڑا گیا تھا ابھی تک ریڈیائی اشارات ارسال کر رہا ہے۔ اس کا ریڈیو شمسی بیٹریوں سے چلتا ہے۔

اس وقت پانچ ہزار سے زیادہ امریکی کمپنیاں یا تحقیقی تنظیمیں راکٹ تحقیق کے کام میں مصروف ہیں اور خلائی تحقیق کے نتیجہ میں ۳۲۰۰ سے زیادہ اشیاء اب تک ایجاد اور تیار کی جا چکی ہیں۔ خلائی تحقیق سے بڑا ممکنہ فائدہ یہ ہے کہ یہ جنگ کا خطرہ دور کر دے گی۔ خلائی تحقیق و تفتیش میں جو توانائی، وسائل، تخیل اور محنت صرف ہو گی وہ امن برقرار رکھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ متعدد عمرانی علماء اور مؤرخین کا خیال ہے کہ خلائی سرگرمیاں بتدریج ان قوتوں کی جگہ لے لیں گی جو قوموں کے درمیان تاریخ کے طویل دور میں مسلح تصادم کا سبب بنتی رہی ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے پاؤں میں عرصہ سے چنبل کی تکلیف ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ وہ ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

(محمد نواز گوندل خیرووالہ ضلع گجرانوالہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۴۶:- میں کمال الدین ولد ہدایت علی قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۱۰۷ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۷ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵۷/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اراضی نہری ۱۲ ایکڑ۔ جس کی قیمت دو ہزار روپیہ فی ایکڑ۔ کل رقم ۲۴ ہزار روپے بنتی ہے۔ واقعہ چک ۱۰۷ رکھ برانچ چک ۹۹ رکھ برانچ ضلع لائلپور میں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہوجائے۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف کمال الدین ولد ہدایت علی چک ۱۰۷ ر۔ب ضلع لائلپور۔

العبد:- کمال الدین ولد ہدایت علی

گواہ شد بہ نشان انگوٹھا۔ عبدالغنی ولد مبارک راجپوت گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۵۹۴۷:- میں سردار بیگم زوجہ فضل الدین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۴/دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

نمبر۱- حق مہر مبلغ دو صد روپیہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

نمبر۲- زیور طلائی کانٹے جوڑی۔ انگوٹھی طلائی دو نوں کا وزن سوا دو تولے قیمتی تین صد دو پیہ ہے۔ کل میزان -/۱۰۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوجائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف شریف احمد بھٹی۔

الامۃ:- سردار بیگم۔ گواہ شد۔ برکت علی سیکرٹری مال لائلپور۔ گواہ شد شریف احمد بھٹی پسر حکیم روشن دین لاہور۔

نمبر ۱۵۹۵۳:- میں لعل الدین صدیقی ولد غلام محمد قوم راجپوت پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۱ء ساکن دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶۰/۱۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ۵ مرلہ زمین سفید واقعہ محلہ دارالیمن غربی جسکی قیمت اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ٹھیکیداری مبلغ یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ جب تک زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط راقم الحروف چوہدری محمد حسین ٹھیکیدار۔

العبد:- لعل الدین صدیقی دارالنصر ربوہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصایا۔ ربوہ

گواہ شد چوہدری محمد حسین بیگم کوٹ۔ لاہور

نمبر ۱۵۹۵۷:- میں کریم بی بی زوجہ مرزا فضل الٰہی صاحب قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ڈاکخانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶۰/۱۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور اس وقت کوئی نہیں۔ حق مہر -/۶۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے اور میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوجائے تو بھی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

راقم الحروف مرزا فضل الٰہی (خاوند موصیہ) پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس۔

الامۃ کریم بی بی زوجہ فضل الٰہی نشان انگوٹھا موصیہ۔

گواہ شد مرزا فضل الٰہی ولد عظمت خان پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس خاوند موصیہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۵۹۶۱:- میں رحیم بخش ولد الٰہی بخش صاحب قوم ملاح کھیرو پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۳۲ء ساکن بیادی ڈوگراں حال احمد آباد پمپ ڈاکخانہ رعیہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸/اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

ایک عدد بھینس قیمتی ڈیڑھ صد روپے ہے ایک عدد بھینس قیمتی -/۲۶۰ روپے۔ ایک عدد بھینس قیمت -/۱۲۰ روپے -/۱۲۰۔ ایک عدد گاؤ قیمت -/۱۲۰ روپے۔ ایک عدد بیل قیمت -/... روپے ہے قیمت نصف کچا مکان جو کہ میرے جائیداد ہے مع اثاث البیت جس میں ایک لکڑی کی پیٹی بھی ہے قیمت -/۴۰۰ روپے ہے۔ ایک عدد ڈھکہ پرانا قیمت -/۵۰ روپے ہے۔

اس کے علاوہ ملکیتی زمین بیادی ڈوگراں میں دریا برد ہوگئی ہے جو تقریباً اٹھارہ بیگھے ہوگی۔ اس کے عوض میں جو عارضی طور پر احمد آباد پمپ تحصیل نارووال میں الاٹ ہوئی ہے وہ نو گھماؤں ہے۔ لیکن مستقل الاٹمنٹ کے وقت بجانے کس جگہ اور کس قیمت کی ملے گی۔ لہٰذا وہ ملنے پر اور اس کے آخری فیصلہ پر اس کی قیمت اور رقبہ کی اطلاع دیدی جائے گی اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

پس یہ مندرجہ بالا جائیداد یا اگر کوئی آمد ہو بمعہ اس زمین کے جس کا آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی جو آمدنی ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرکے ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ العزیز۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

نو گھماؤں عارضی الاٹمنٹ کے عوض مجھے اب ۱/۲ ۴ گھماؤں اراضی مستقل الاٹ ہو چکی ہے۔ جس کی قیمت ... ہے اور باقی ۱/۲ ۴ گھماؤں گورنمنٹ نے قبضہ سے واپس ... لے لی ہے۔ میری وفات کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد رحیم بخش بقلم خود

گواہ شد غلام حسین دکاندار احمد آباد پمپ ڈاکخانہ رعیہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- سردار احمد برادر حقیقی بقلم خود احمد آباد پمپ۔ شمولہ چوہدری جان، ڈاکخانہ رعیہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

کلاس امتحان سنٹرل سپیریئر سروسز

انتخاب ۶۱ء۔ کلاس بمقام مری وسط جون تا وسط ستمبر ۱۹۶۱ء۔ فیس ٹرم -/۹۰ فی لازمی مضمون لائبریری و ہوسٹل کی سہولتیں میسر۔ خواہشمند امیدوار ایڈوائزر کی ایس ایس امتحان کلاس یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے تفصیلات کے لئے رابطہ قائم کریں۔ ڈیپارٹمنٹ ۶۱/۵/۲۶ ناظر تعلیم

اسوۂ رسولؐ کا نمونہ دکھانے والا وجود

(بقیہ صفحہ ۵)

اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز مجسٹریٹ کا دل میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو (No - No) کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا۔ تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی۔ اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک انگریز افسر کے مقابل پر مجھ کو فتح بخشی۔

کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی

میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا۔ اور کہا خیر ہے خیر ہے۔"

غور فرمائیے سچائی اور راست گفتاری کے اس نمونہ کی موجودہ زمانہ میں کہیں اور مثال مل سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خدا کے مامور کا ہی مقام ہوتا ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی سچائی کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم۔

• کراچی ۳۱ مئی ریڈیو پاکستان کراچی کا ایک تجزیہ جس کے پیر روز سامعین کی رائے معلوم کرتا ہے ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس کے ذریعہ سامعین کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ ریڈیو پاکستان کے خبروں کے نشریات سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں اس جامع سوالنامہ میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی دریافت کیا گیا ہے کہ آیا خبروں کی زبان عام فہم ہوتی ہے ان کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ کافی ہے یا نہیں اور آیا سامعین ان سے مطمئن ہیں۔

لیڈر بقیہ ۲

ہوتی ہے اس گتھی کو صرف رسالت ہی حل کرتی آئی ہے جس کا سمجھنا عقل ہی کا کام ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہی کارنامہ عقل کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کیونکہ اس سے انسانی زندگی کی وہ شاہراہ معلوم ہوتی ہے جس کو قرآن کریم میں صراط مستقیم کہا گیا ہے اور جو نہ تو مغضوب علیھم کا کام ہے اور نہ ضالین کا کام ہے بلکہ منعم علیھم کا کام ہے ٭

ولادت

مؤرخہ ۱۰ مئی بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود شیخ محمد عبد اللہ صاحب بہاری کا پوتا اور سید محمد عمر شاہ صاحب پٹنا وری کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

شیخ محمد عبد اللہ بہاری کریانہ مرچنٹ
کمرشل کوارٹر۔ میرپور خاص سندھ

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

سال ۶۲-۱۹۶۱ء مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۶۲ء میں جملہ ریپر اور میٹریل بمعہ مندرجہ ذیل زون ورکس کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۸ جون ۱۹۶۱ء کے ½۱۲ بجے دوپہر تک دستخط کنندہ ذیل کو موصول ہونے چاہئیں۔ ٹنڈر مخصوص فارم پر ہوں جو ۸ جون ۱۹۶۱ء کے ½۱۱ بجے دوپہر تک دفتر ہذا سے بادائیگی ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ½۱۲ بجے دوپہر برسر عام کھول لے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
	سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور:-	
۱	(ا) ورکس زون نمبر ۱ آئی او ڈبلیو اوکاڑہ اور اے آئی او ڈبلیو قصور کے سیکشن میں	-/۱۰۰۰ روپے
	سب ڈویژن نمبر ۳ لاہور:-	
	(ب) ورکس زون نمبر ۲ آئی او ڈبلیو نمبر ۱ لاہور کے سیکشن میں جس میں برٹ انسٹی ٹیوٹ کالونی بشمول یارڈ اور جملہ عمارات واقع بجانب جنوب از لاہور سٹیشن شامل ہیں۔	-/۱۰۰۰ روپے
	(ج) ورکس زون نمبر ۳ آئی او ڈبلیو نمبر ۱ لاہور کے سیکشن میں جس میں بادامی باغ شیڈ اور سیکشن اور تمام عمارات بشمول گڈز آفس واقع واقع بجانب شمال از لاہور سٹیشن شامل ہیں۔	-/۱۰۰۰ روپے
	(د) ورکس زون نمبر ۱ آئی او ڈبلیو نمبر ۲ لاہور اور اے آئی او ڈبلیو بدو ملہی کے سیکشن میں	-/۱۰۰۰ روپے

۲۔ صرف منظور شدہ فہرست کے ٹھیکہ دار ٹنڈر بھیجیں جن ٹھیکیداروں کے نام ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست میں نہ ہوں وہ ۸ جون ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج کرالیں۔

۳۔ مفصل قواعد و ضوابط اور نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے انتظامیہ اس امر کی پابند نہیں کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو ضرور منظور کرے ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اس امر میں ہے کہ وہ اپنا زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۸ جون ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے جمع کرا دیں ٹھیکہ دار پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں پیش کریں جن ریٹوں میں کسور ہوں گی انہیں مسترد کیا جا سکے گا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور)

درخواست دعا

کچھ عرصہ سے میرے ماموں کے خلاف ایک مقدمہ چل رہا ہے نیز میں خود بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں کی بریت فرمائے اور مجھے میری پریشانیوں سے نجات بخشے آمین ٭

بشارت احمد
ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴